اٰیاتھا ۸ ﴿ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَکِّیَّۃٌ ۹۴ ﴾ رکوعھا ۱

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ بعض نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سورۃ والضحیٰ کے بعد نازل ہوئی۔(1)

ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ' مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸

''کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا۔ اور ہم نے اتار دیا ہے آپ سے آپ کا بوجھ۔ جس نے بوجھل کر دیا تھا آپ کی پیٹھ کو۔ اور ہم نے بلند کر دیا ہے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو۔ پس یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ پس جب آپ (فرائض نبوت سے) فارغ ہوں۔ تو (حسب معمول) ریاضت میں لگ جائیں اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں''۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کی تفسیر میں یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے آپ کا سینہ کھول دیا۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ ہم نے آپ کا سینہ حلم و علم سے بھر دیا۔ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فرمایا: اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا ہے جس نے بوجھ کو انتہائی بوجھل اور بھاری کر دیا تھا۔ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فرمایا: جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا۔

امام بیہقی نے دلائل میں ابراہیم بن طہمان سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطن اقدس آپ کے سینے سے لے کر پیٹ کے نیچے والے حصہ تک شق کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل باہر نکالا گیا اور اسے سونے کے طشت میں دھویا گیا۔ پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور پھر واپس اپنے محل میں رکھ دیا گیا۔(2)

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 6

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے زوائد الزہد میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ وہ کون سی شے ہے جو آپ نے نبوت کی علامات میں سے سب سے اول دیکھی؟ تو رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو نے سوال کیا ہے۔ میں بیس سال اور کچھ ماہ کی عمر میں صحرا میں تھا۔ تو اچانک میں نے اپنے سر کے اوپر کچھ گفتگو کی آواز سنی۔ ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہہ رہا تھا: کیا یہ وہی ہیں؟ پھر وہ دونوں میری طرف آئے۔ ان کے چہرے ایسے تھے کہ میں نے مخلوق میں کبھی ان جیسا چہرہ نہیں دیکھا، ارواح ایسی تھیں کہ میں نے مخلوق میں کبھی ان جیسی روح نہیں پائی اور ان پر لباس ایسے تھے کہ میں نے مخلوق میں سے کسی کو ایسے کپڑے پہنے نہیں پایا۔ وہ دونوں میری طرف چلتے آئے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک نے میرا بازو پکڑ لیا اور مجھے ان کے پکڑنے سے مس کا احساس بھی نہ ہوا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اسے لٹا دو۔ پس اس نے مجھے بغیر کوئی تکلیف اور درد پہنچائے لٹا دیا۔ پھر ایک نے کہا: ان کا سینہ شق کر دے۔ چنانچہ ان میں سے ایک میرے سینے کی طرف جھکا اور اسے شق کر دیا۔ میں یہ سب دیکھتا رہا۔ نہ اس سے خون نکلا اور نہ ہی کوئی درد ہوا۔ تو دوسرے نے اسے کہا: کینہ اور حسد کو باہر نکال دو۔ چنانچہ اس نے جمے ہوئے خون کی طرح کوئی شے باہر نکالی اور اسے کھینچ کر دور پھینک دیا۔ پھر دوسرے نے اسے کہا: اس میں رافت و رحمت داخل کر دو۔ چنانچہ جو کچھ نکالا گیا تھا اسی کے برابر یہ چاندی کے مشابہ تھی پھر میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو ہلایا اور کہا: چلو اور سلامت رہو۔ چنانچہ میں اس حال میں لوٹا کہ اس کے سبب مجھ میں چھوٹوں کے لیے نرمی اور بڑوں کے لیے رحمت کے جذبات تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عتبہ بن عبد السلمی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی پہلی حالت کیا تھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بنت سعد بن بکر نے میری پرورش کی ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اور ہم نے آپ سے آپ کے ذنب کو دور کر دیا ہے (یعنی ہم نے آپ کو گناہوں سے پاک رکھا ہے) الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ جس نے آپ کی پیٹھ کو بوجھل کر دیا تھا۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت شریح بن عبید حضرمی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ کا مفہوم ہے اور ہم نے آپ کے لیے آپ کے ذنب کی مغفرت فرما دی ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے: ''وَحَلَلْنَا عَنْكَ وِقْرَكَ'' (اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا ہے)۔

امام شافعی نے الرسالہ میں، عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر میں آپ نے فرمایا: کہ میرا ذکر نہیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 284، دار احیاء التراث العربی بیروت

کیا جائے گا مگر میرے ساتھ تیرا بھی ذکر کیا جائے گا۔ یعنی ''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' (1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے دلائل میں اسی آیت کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند فرما دیا ہے۔ کوئی خطیب، کوئی تشہد پڑھنے والا نہیں اور کوئی نماز پڑھنے والا نہیں مگر وہ یہ اعلان کرتا ہے: ''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه'' (2)

امام سعید بن منصور، ابن عساکر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے گا تو اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ یعنی ''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه''

امام عبد بن حمید نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ میرے ساتھ تیرے ذکر کے بغیر کوئی خطبہ اور نکاح جائز نہیں ہوگا۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ جہاں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اس کے ساتھ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے: جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے گا تو ساتھ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا جائے گا۔

امام ابو یعلی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور کہا: آپ کا رب کریم ارشاد فرما رہا ہے: کیا آپ جانتے ہیں میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند فرمایا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تو اس نے فرمایا: جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے ایک سوال کیا۔ میری پسند تو یہ تھی کہ میں اس سے سوال نہ کرتا۔ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہم کلامی سے نوازا۔ تو رب کریم نے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں نے آپ کو یتیم نہیں پایا اور اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔ اور آپ کو اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ اور آپ کو حاجت مند پایا تو میں نے غنی کر دیا۔ میں نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ کر دیا، آپ سے آپ کا بوجھ اتار دیا اور میں نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا اور میرا ذکر نہیں کیا جائے گا مگر میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا اور میں نے آپ کو خلیل بنایا ہے۔

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 437 (3691)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 285، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں آسمانوں اور زمین کے امور سے فارغ ہوا، تو میں نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا۔ مگر اگر تو نے اسے عزت و تکریم عطا فرمائی ہے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو مسخر کیا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا اور شیاطین کو اور تو نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے مردوں کو زندہ فرمایا تو میرے لیے تو نے کیا بنایا؟ تو رب کریم نے فرمایا: کیا میں نے تجھے وہ عطا نہیں فرمایا جو ان تمام سے افضل و اعلیٰ ہے؟ کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ ضرور تیرا ذکر بھی کیا جائے گا۔ میں نے تیری امت کے سینوں کو اتنا وسیع اور کشادہ بنایا ہے کہ وہ قرآن کریم یاد پڑھتے ہیں۔ حالانکہ میں نے کسی امت کو یہ نہیں عطا فرمایا۔ اور میں نے آپ کو اپنے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" عطا فرمایا ہے۔

امام ابن عساکر نے کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جائے گا مگر آپ کا ذکر اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ مشکل، تنگی آسانی کے ساتھ ساتھ ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کے تحت یہ روایت بیان کی ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے ساتھ صحابہ کرام کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ایک مشکل دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی۔ (2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو تمہارے پاس آسانی آ گئی۔ ایک مشکل دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آئے گی۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو سے کچھ زائد تھے اور ہمارے قائد حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمارے ساتھ ہماری سواری کے اونٹوں کے سوا کوئی ہودج والا اونٹ نہیں تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کے دو تھیلے بطور زاد راہ عطا فرمائے۔ تو ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: یقیناً رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ اور تم بھی جانتے ہو کہ تمہارے پاس زاد راہ کتنا ہے۔ سو اگر تم رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ چلو۔ اور آپ ﷺ سے مزید زاد راہ عطا فرمانے کی التجا کرو۔ چنانچہ ہم آپ کی طرف لوٹ کر آئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے اس امر کو جان لیا ہے جس کے لیے تم آئے ہو۔ جو زاد راہ میں نے تمہیں دیا ہے اگر اس کے سوا میرے پاس کچھ اور ہوتا تو میں ضرور تمہیں وہ عطا فرما دیتا۔ تو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 286، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

ہم واپس آ گئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی مکرم ﷺ نے ہم میں سے بعض کو بلا بھیجا اور فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اور ہر گز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی۔

امام بزار، ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الشعب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے سامنے ایک پتھر پڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر مشکل اور تنگی آ جائے اور وہ اس پتھر میں داخل ہو جائے تو یقیناً آسانی آئے گی اور وہ اس میں داخل ہو کر اسے باہر نکال لائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (1) اور طبرانی کے الفاظ ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔

امام ابن نجار رحمہ اللہ نے حضرت حمید بن حماد رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عائذ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بقیع الغرقد میں تشریف فرما تھے۔ پھر آپ ﷺ ایک باغ میں اترے اور فرمایا: اے وہ لوگو جو یہاں حاضر ہو! قسم بخدا! اگر تنگی آ کر اس پتھر میں بھی داخل ہو جائے تو یقیناً آسانی آ کر اسے باہر نکال دے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تنگی اس پتھر میں بھی ہو تو یقیناً اس پر آسانی داخل ہو گی اور اسے باہر نکال دے گی۔ پھر آپ ﷺ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ (2)

امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے الصبر میں، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اگر تنگی پتھر میں بھی ہو تو یقیناً اس کے پیچھے آسانی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس پر داخل ہو کر اسے نکال دے گی اور ایک تنگی ہر گز دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ (3)

امام عبد الرزاق، ابن جریر، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن انتہائی شاداں و فرحاں باہر تشریف لائے اور آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے: ایک تنگی دو آسانیوں پر ہر گز غالب نہیں آئے گی: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ (4)

1۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 206 (10012)، دار الکتب العلمیہ بیروت　2۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 293 (11500)، دار الفکر بیروت

3۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 438 (3644)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 206 (10013)

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ الآیہ کی تفسیر میں یہ قول بیان کیا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوں تو دعا میں مشغول ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور اس کی طرف راغب ہو جائیں۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بھی بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا: جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوں اور تشہد پڑھ لیں تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اسی سے اپنی حاجت کا سوال کریں۔

امام ابن ابی الدنیا نے الذکر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ پس جب آپ فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جائیں۔ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ اور سوال کے لیے اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے: کہ جس آدمی نے اپنی نماز کے آخر میں حدث لاحق کر لیا۔ تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ، یعنی جب آپ رکوع و سجود سے فارغ ہو جائیں۔ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ تو سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور راغب ہو جائیں۔ حالانکہ آپ بیٹھے ہوئے ہوں۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ جب آپ فرائض سے فارغ ہو جائیں تو رات کے قیام (ریاضت) میں لگ جائیں۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ جب آپ بیٹھیں تو دعا اور سوال میں خوب کوشش اور اصرار کریں۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن نصر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ جب آپ اپنے ذاتی معاملات و اسباب سے فارغ ہو جائیں تو نماز میں مشغول ہو جائیں۔ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ اور اپنی ساری رغبت اپنے رب کی طرف کر لو۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں مشغول ہو جائیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن نصر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ جب آپ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں۔ تو سوال اور دعا کے لیے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور راغب ہو جائیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 287، دار احیاء التراث العربی بیروت

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان آیات میں یہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا کے لیے اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا: کہ جب آپ غزوہ سے فارغ ہو جائیں تو عبادت و ریاضت میں مشغول ہو جائیں۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ جب آپ جہاد سے فارغ ہو جائیں تو عبادت و ریاضت میں لگ جائیں۔

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 439 (3645)، دار الکتب العلمیہ بیروت